Mid Morning Show with
Mahmoob Butt
Mon to Fri 10am to 1pm

سپیکر ریڈیو

مڈ مارننگ شو
محبوب بٹ کے ساتھ
پیر سے جمعہ تک صبح دس بجے تا ایک بجے دن

Shair o Sukhan with
Muqqaddsah Bano
Sunday Night 7 to 9 pm

شاعری و موسیقی سے بھرپور پروگرام
شعر و سخن مقدسہ بانو کے ساتھ
اتوار کی رات سات بجے تا نو بجے

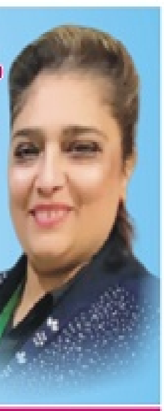

www.speakerradio.co.uk
speakerradio@gmail.com or ring on 07930573129

ظالم سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا جہاد ہے (حدیث نبویؐ)

SPEAKER
Manchester/ Gujrat

روزنامہ سپیکر
مانچسٹر
گجرات

جہاں فروخت ہوتا ہے قیمت ایک پونڈ

چیف ایگزیکٹو مقبول الٰہی بٹ
چیف ایڈیٹر محبوب الٰہی بٹ
فری اخبار

15 اپریل 2021ء

تحریک لبیک پر پابندی لگانے میں دو دن کا وقت لگ سکتا ہے: وزیر مذہبی امور

حالات خراب کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا: وزیر داخلہ کی سربراہی میں اہم اجلاس میں فیصلے

پولیس نے سڑکیں مظاہرین سے خالی کروالیں: ملک کا سکون تباہ کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنے کا اعلان

اسلام آباد (سپیکر نیوز) تحریک لبیک پاکستان کے حالیہ پرتشدد احتجاج کے دوران جہاں نظام زندگی درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے وہیں تین سو سے زیادہ افراد زخمی ہوئے اور دو پولیس اہلکاروں سمیت پانچ افراد جاں بحق ہو گئے ہیں جس کے بعد پاکستان کی حکومت نے نے والی مذہبی جماعت تحریک لبیک پاکستان پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وفاقی وزیر مذہبی امور نور الحق قادری کا کہنا ہے کہ تحریک لبیک پر پابندی لگانے میں دو دن لگ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے مذاکرات کے ذریعے معاملات حل کرنے کی کوشش کی لیکن تحریک لبیک تشدد پر اتر آئے ہیں جسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ تحریک لبیک پاکستان کی جانب سے حالیہ احتجاج کا آغاز پیر کو جماعت کے سربراہ سعد رضوی کی لاہور سے گرفتاری کے بعد ہوا تھا۔ اس دوران جماعت کے کارکنوں نے لاہور، اسلام آباد اور کراچی سمیت متعدد شہروں میں سڑکیں بند کر کے دھرنے دے دیے تھے۔ ان کارکنوں کو منتشر کرنے کی کوششوں کے دوران تصادم میں جہاں تین سو سے زیادہ افراد زخمی ہوئے وہیں دو پولیس اہلکاروں سمیت پانچ افراد جان سے بھی گئے۔ مظاہرین مطالبہ کر رہے ہیں کہ حکومت نے ان کے ساتھ معاہدہ کیا تھا کہ وہ پارلیمنٹ میں نئی قانون سازی کے بعد فرانس کے سفیر کو ملک بدر کر دیں گے جبکہ فرانس سے تمام تعلقات ختم کر لیں گے لیکن حکومت ایسا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ تحریک لبیک کے سربراہ نے 20 اپریل تک فرانس کے سفیر کو ملک بدر نہ کیے جانے کی صورت میں اسلام آباد کی جانب لانگ مارچ کا اعلان بھی کیا ہوا ہے۔ ادھر نمائندہ کرچن ٹائمز کے مطابق تیسرے روز بھی چند علاقوں (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

پاکستان کے مختلف شہروں میں تحریک لبیک کے پرتشدد مظاہرے

فرانسیسی سفیر کو ملک بدر کرنے اور فرانس کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا مطالبہ

لاہور (نمائندہ سپیکر) پاکستان کے متعدد شہروں میں تحریک لبیک پاکستان کی جانب سے پرتشدد مظاہرے جاری ہیں۔ مظاہرین کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ متنازع خاکوں کی اشاعت پر فرانس کے سفیر کو ملک بدر کیا جائے اور فرانس کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ یاد رہے کہ حکومت پاکستان نے 16 نومبر 2020ء کو اسلام آباد میں فرانسیسی سفیر کی ملک بدری کے مطالبے کے ساتھ دھرنا دینے والی تحریک لبیک پاکستان کے سابق سربراہ خادم حسین رضوی سے چار نکات پر معاہدہ کیا تھا جن کے تحت حکومت کو دو سے تین ماہ کے اندر پارلیمنٹ سے قانون سازی کے بعد فرانس کے سفیر کو واپس بھیجنا تھا۔ واضح رہے کہ گذشتہ سال اکتوبر میں فرانس میں تاریخ کے ایک استاد کو اپنی کلاس میں پیغمبر اسلام کے متنازع خاکے دکھانے پر قتل کر دیا گیا تھا، جس کے بعد فرانسیسی صدر ایمینوئل میکخواں نے ملک کی سیکولر اقدار کے تحفظ کا وعدہ کیا تھا۔ پاکستان سمیت متعدد اسلامی ممالک کی عوام کی جانب سے فرانس کی مصنوعات کا بائیکاٹ بھی کیا گیا جبکہ پاکستان کے دفتر خارجہ نے فرانس کے پاکستان میں سفیر کو طلب کر کے شدید احتجاج بھی ریکارڈ کروایا تھا۔ مبصرین کے مطابق فرانس کے سفیر کی ملک بدری کا معاملہ نہ صرف پیچیدہ ہے بلکہ پاکستان کی بین الاقوامی ساکھ اور تعلقات پر اس کے براہ راست اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اگر پاکستان مذہبی جماعت کے دباؤ میں آ کر فرانس کے سفیر کو ملک سے نکال دیتا ہے تو نہ صرف اس کے اثرات پاکستان اور فرانس کے دو طرفہ تعلقات پر پڑیں گے بلکہ مختلف بین الاقوامی فورمز پر بھی جیسا کہ سلامتی کونسل اور یورپی یونین جن کا فرانس مستقل رکن ہے، پاکستان کے لیے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

پاکستان اور بنگلہ دیش کو ریڈ لسٹ میں شامل کرنا حکومت برطانیہ کا امتیازی رویہ ہے

بھارت، جرمنی اور فرانس کو ریڈ لسٹ میں کیوں شامل نہیں کیا گیا حالانکہ وہاں کورونا کی تیسری لہر چل رہی ہے

حکومت پاکستان کو اوورسیز کے تحفظ کیلئے انتظامات کرنے ہوں گے: "سپیکر ریڈیو" کے مذاکرہ سے طاہر انعام شیخ اور لالہ محمد یونس کا خطاب

مانچسٹر (سپیکر نیوز) پاکستان اور بنگلہ دیش کو ریڈ لسٹ میں ڈالنا برطانوی حکومت کا امتیازی رویہ ہے حالانکہ ان دونوں ممالک کے درمیان میں بھارت ہے جہاں کا کورونا ریٹ ان دونوں ممالک سے بدتر ہے لیکن اسے ریڈ لسٹ میں شامل نہیں کیا گیا۔ یہی حالات فرانس اور جرمنی کے ہیں جہاں اس وقت کورونا کی تیسری لہر کا سامنا ہے جبکہ ان ممالک کو بھی ریڈ زون میں شامل نہیں کیا گیا۔ دوسری طرف ان ممالک میں پھنسے ہوئے برطانوی شہریوں کو واپس برطانیہ لانے کیلئے حکومت نے کوئی اقدامات نہیں کیے اور انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا۔ ان خیالات کا اظہار برطانیہ کے ممتاز صحافی طاہر انعام شیخ اور ممتاز ترقی پسند لیڈر لالہ محمد یونس نے "سپیکر ریڈیو" کے پروگرام "مڈ مارننگ شو" میں محبوب الٰہی بٹ کے ساتھ گفتگو میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی تھی کہ برطانوی حکومت برٹش شہریوں کو برطانیہ لانے کیلئے خصوصی پروازیں چلاتی جو سستے داموں مسافروں کو واپس لے کر آتیں۔ شرکاء مذاکرہ نے حکومت کے اس اقدام کی بھی شدید الفاظ میں مذمت کی کہ اگر پاکستان اور بنگلہ دیش سے لوگوں کو برطانیہ لانا ہی تھا تو انہیں قرنطینہ کی سہولت بھی حکومت فراہم کرتی۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ تھا تو برطانیہ کے مختلف شہروں میں سستے ہوٹل بھی ہیں جہاں کم خرچ پر ان لوگوں کو قرنطینہ کیا جا سکتا تھا لیکن حکومت نے اس مقصد کیلئے مہنگے ہوٹلوں کو ہی کیوں منتخب کیا؟ حکومت کا یہ رویہ امتیازی ہے اور اس کا جواب انہیں دینا ہوگا۔ شرکاء مذاکرہ نے پاکستان اور بنگلہ دیش سے برطانیہ واپس آنے والے مسافروں کی مشکلات کا تذکرہ بھی کیا اور کہا کہ جو لوگ یہاں سے ریٹرن ٹکٹ لے کر گئے تھے انہیں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ فلائٹیں کینسل ہونے سے ان کو ٹکٹ کا معاوضہ دینے یا اسی ٹکٹ پر سفر کرنے کی سہولت نہیں دی گئی جبکہ انہیں مزید پیسے خرچ کر کے دوبارہ ٹکٹ لینے کی ترغیب دی گئی ورنہ انہیں پاکستان میں ہی رکنا پڑے گا۔ تین سو سے پانچ سو پونڈ تک کی رقم خرچ کر کے سفر کرنے والے مسافروں کو دو ہزار پونڈ تک کی رقم خرچ (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

میانمار میں 19 افراد کو سزائے موت سنادی گئی

روہنگھیا قبیلے کے لوگوں نے بھارت میں پناہ حاصل کرنا شروع کردی

ینگون (سپیکر نیوز) میانمار میں 19 افراد کو ملک میں فوجی بغاوت کے خلاف مظاہروں کے الزام میں سزائے موت دے دی گئی ہے جبکہ دوسری جانب فوج نے مظاہرین کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی ہے اور اطلاعات ہیں کہ طبی شعبے کو بھی فائرنگ اور ایمبولینسز کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے۔ ادھر 10 پولیس اہلکاروں کو بھی قتل کر دیا گیا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ یہ اہلکار جنتا کے خلاف تھے۔ میانمار میں فوج کے زیر انتظام ٹیلی وژن سے اعلان کیا گیا ہے کہ مظاہرے کے دوران فوجی کیپٹن کے ایک ساتھی کو قتل کرنے کے الزام میں 19 افراد کو سزائے موت سنائی گئی ہے۔ دوسری جانب میانمار میں برطرف حکومت کی نمائندگی کرنے والی تنظیم سی آر پی ایچ کمیٹی نے انکشاف کیا ہے کہ ملک میں بغاوت اور معزول حکومت کے خلاف کریک ڈاؤن کے دوران میانمار کے 6 ارکان پارلیمان بھی بھارت میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ بھارت کے ایک پولیس افسر نے بھی 6 ارکان پارلیمان (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

صدر بائیڈن اور خاتون اول کی مسلمانوں کو رمضان کی مبارکباد

ہماری مسلمان برادری اس ماہ کا آغاز ایک نئی امید کے ساتھ کر رہی ہے

نیو یارک (سپیکر نیوز) امریکی صدر جو بائیڈن اور خاتون اول جل بائیڈن نے امریکا اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو ماہ رمضان کی مبارکباد دی ہے، انہوں نے وائٹ ہاؤس میں رمضان المبارک اور عید کی روایتی تقاریب اس مرتبہ ورچوئل منعقد کرنے، لیکن آئندہ برس معمول کے مطابق ہونے کی امید ظاہر کی۔ اپنے مبارکباد کے پیغام میں صدر بائیڈن اور ان کی اہلیہ کا کہنا تھا کہ کورونا وبا کی وجہ سے ہم سب مشکل وقت میں ہیں۔ خاندان، دوست احباب افطار پر ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے، ہماری مسلمان برادری اس ماہ کا آغاز ایک نئی امید کے ساتھ کر رہی ہے۔ تاہم صدر اور خاتون اول نے کہا آئندہ برس رمضان اور عید کی روایتی تقریب معمول کے مطابق ہی ہوگی۔ انشاء اللہ۔ امریکا میں کسی کو بھی اپنے عقائد کی وجہ سے خوف کی فضا میں نہیں رہنا چاہیے، امریکا کے تمام لوگوں اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لیے انتھک کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

رمضان میں پاکستانی ہائی کمیشن کے اوقات کار

لندن (سپیکر نیوز) پاکستان ہائی کمیشن نے ماہ رمضان المبارک کیلئے دفتری اوقات کار کا اعلان کیا ہے۔ ہائی کمیشن کے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق پاکستان ہائی کمیشن لندن اور برمنگھم، بریڈفورڈ، گلاسگو اور مانچسٹر میں اس کے سب مشنز میں ماہ رمضان المبارک میں دفتر کے اوقات کار حسب ذیل ہوں گے۔ پبلک ڈیلنگ اوقات صبح دس بجے سے سہ پہر ساڑھے تین بجے تک جبکہ ریگولر آفس اوقات صبح 10 بجے سے چار بج کر تیس منٹ تک ہوں گی۔

نہر سوئز میں پھنسنے والے بحری جہاز کو مصر میں ضبط کرلیا گیا

نہر سوئز میں پھنسنے والے تائیوان کے ایور گرین نامی مال بردار بحری جہاز کو مصر میں ضبط کر لیا گیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق مصری عدالت نے جہاز مالکان کو 90 کروڑ ڈالر جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ جرمانہ ادائیگی تک جہاز ایور گرین مصر کے قبضے میں رہے گا۔ واضح رہے کہ نہر سوئز میں 23 مارچ کو پھنسنے والے جہاز کو 6 دن بعد نکالا جا سکا تھا، جہاز پھنسنے سے ایشیا اور یورپ کے (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

اوورسیز پاکستانیوں کی فلاح و بہبود حکومت کی اولین ترجیحات میں ہے، شاہ محمود قریشی

برلن (سپیکر نیوز) پاکستانی وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ اوورسیز پاکستانیوں کی فلاح و بہبود حکومت کی اولین ترجیحات میں ہے، جرمنی کے ساتھ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے اور پاکستانی کمیونٹی کی سہولت کیلئے میونخ میں جلد نیا قونصل خانہ کھولیں گے۔ جرمنی کے ساتھ دو طرفہ اقتصادی روابط بڑھانے کے بہت سے مواقع موجود ہیں۔ وزیر خارجہ نے جرمن میں مقیم پاکستانیوں کے دیرینہ مطالبے پر سفارت خانے میں کھولے گئے دفتر "عرضی نویسی" کا افتتاح کیا۔ وزیر خارجہ نے سفارت خانے میں قائم کیے گئے "فٹ بال کارنر" کا بھی افتتاح کیا۔

پریس کلب آف پاکستان یوکے کا سالانہ اجلاس آج ہوگا

دنیا بھر کے مسیحیوں کے حقوق کا ترجمان
Monthly CHRISTIAN TIMES Manchester
ماہنامہ
کرسچن ٹائمز
مانچسٹر
چیف ایڈیٹر: چوہدری شفیق الزمان
ایڈیٹر: نعیم واعظ
07888997104

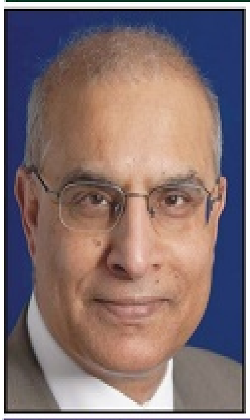

اجلاس میں سالانہ رپورٹ، مالی رپورٹ اور خالی ہونے والی نشستوں پر انتخاب ہوگا

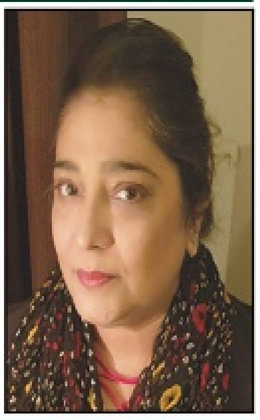

مانچسٹر (نمائندہ کرسچن ٹائمز) پریس کلب آف پاکستان یوکے کا سالانہ جلسہ انٹرنیٹ کے ذریعے زوم پر آج جمعرات چار بجے شام منعقد ہوگا۔ اجلاس میں تنظیم کی سالانہ رپورٹ اور مالی رپورٹ پیش کی جائے گی جبکہ خالی ہونے والی تین نشستوں پر انتخاب بھی ہوگا۔ منتخب ہونے والے نو ارکان کا الیکٹرول کالج آئندہ سال کیلئے صدارت سمیت تمام عہدوں کا انتخاب بھی کرے گا۔ اجلاس کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے نصر اللہ خان مغل نے کہا ہے کہ پریس کلب آف پاکستان یوکے ایک فعال تنظیم ہے جو باقاعدگی سے اپنے اجلاس منعقد کرتی رہی ہے۔ گو ایک سال سے زیادہ عرصہ کورونا کے باعث اوپن سرگرمیاں جاری نہیں رہ سکیں لیکن زوم کے ذریعے تنظیم کا اجلاس ہر دو ہفتے کے بعد ہوتا رہا ہے۔ ایک سال (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

اوورسیز پاکستانیوں نے مشکل دور میں پاکستان کو یاد رکھا عمران خان

گذشتہ دس ماہ میں اوورسیز پاکستانیوں نے دو ارب ڈالر پاکستان بھیجے

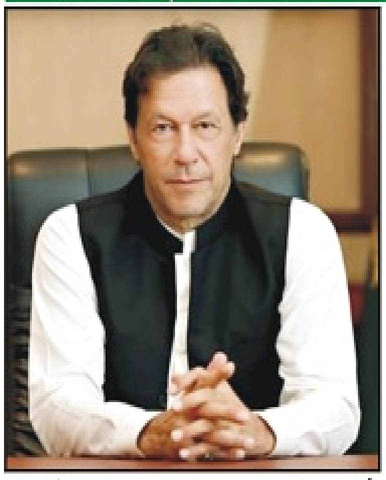

لاہور (نعیم اشرف بٹ رنمائندہ سپیکر) وزیر اعظم عمران خان نے سوشل میڈیا پر اپنے بیان میں اوورسیز پاکستانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ کورونا وائرس میں مشکل حالات کے باوجود سمندر پار پاکستانیوں نے پاکستان سے محبت اور وابستگی کی ٹھوس مثال قائم کر دی ہے اور ترسیلات زر کا ریکارڈ قائم کیا۔ گذشتہ دس ماہ میں اوورسیز پاکستانیوں نے دو ارب ڈالر پاکستان بھیجے جبکہ ترسیلات زر مارچ میں بڑھ کر 2.7 ارب ڈالر ہوگئیں۔ وزیر اعظم کے مطابق اوورسیز کی ترسیلات زر گزشتہ سال کے مقابلے میں 43 فیصد زیادہ ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ رواں مالی سال میں اب تک آپ کی ترسیلات زر میں 26 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ تاہم مانچسٹر سے نمائندہ "سپیکر" کے مطابق برطانیہ میں وزیر اعظم کے اس بیان کو اچھائی حلقے انداز میں لیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم عمران خان نے اوورسیز پاکستانیوں کی خدمات کو خراج تحسین تو پیش کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ آئے روز پاکستان میں اوورسیز پاکستانیوں کو لوٹنے کے جو واقعات ہو رہے ہیں اس پر قانون سازی کرنا بھی حکومت کا فرض ہے یا نہیں۔

وزیر اعظم خواتین پر بڑھتے جنسی تشدد کی وجوہات پر نامناسب تبصرہ واپس لیں

خواتین کے حقوق اور سماجی برابری کی ضمانت ریاست کی ذمہ داری ہے۔ عوام کی آواز کو دبانا بند کیا جائے، عوامی ورکرز پارٹی

لیڈز (نمائندہ سپیکر) عوامی ورکرز پارٹی خواتین کے خلاف جنسی تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات کے بارے میں عمران خان کی جانب سے دیئے گئے بیانات پر سخت تشویش اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے اور وزیر اعظم سے فوری اور غیر مشروط معافی کا مطالبہ کرتی ہے۔ پارٹی سمجھتی ہے کہ اس بیان سے نہ صرف جنسی تشدد میں ملوث ملزموں کو حوصلہ مل سکتا ہے، بلکہ خواتین اور نوجوان لڑکیوں، لڑکوں اور دیگر کمزور طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ اے ڈبلیو پی نارتھ برطانیہ کے صدر محبوب الٰہی بٹ، شفیق الزمان، پرویز فتح، محمد یونس، ذاکر حسین، ضمیر بٹ، صغیر احمد، پروفیسر محسن ذوالفقار، امتیاز علی گوہر، نزہت عباس اور نظر حسین سیمی اور دیگر نے اپنے مشترکہ بیان میں وزیر اعظم کے جنسی تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات اور ان واقعات کے متاثرین کو موردِ الزام ٹھہرانے پر حیرت، تشویش اور دکھ کا اظہار کیا ہے۔ اس قسم کا بیان ایک طرف بالعموم پاکستانی معاشرے کی تعفن زدہ مردانہ پن اور پدر شاہانہ ذہنیت کو ظاہر کرتا ہے تو دوسری جانب بالخصوص وزیر اعظم کی گمراہ کن سوچ، منافقت اور بے حسی کو ظاہر کرتا ہے۔ یاد رہے کہ عمران خان نے گذشتہ دنوں ٹیلی ویژن پر انٹرویو کے دوران بچوں کے ساتھ بدسلوکی کے بارے میں ایک کال کرنے والے کے سوال کے جواب میں کہا کہ جنسی تشدد بڑھتی ہوئی فحاشی کا نتیجہ ہے اور خواتین کو اس قسم کے واقعات کو روکنے کے لئے پردہ کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان جنسی تشدد میں ملوث افراد اور بوسیدہ پدر شاہانہ نظام کو موردِ الزام ٹھہرانے کی بجائے مظلوموں پر سارا الزام عائد کیا ہے جو در حقیقت مجرموں کی حوصلہ افزائی کرے گی اور اس قسم کے جرائم میں اضافہ کا باعث بنے گی۔ عمران خان کا بیان اسلئے بھی اشتعال انگیز ہے کہ انہوں نے خواتین کے لباس کو بچوں کے ساتھ زیادتی سے جوڑ دیا۔ اے ڈبلیو پی کے رہنماؤں نے وزیر اعظم کے اس بیان کی بھی مذمت کی جس میں انہوں نے کہا کہ کچھ مرد اپنی جنسی ہوس پر قابو نہیں پاسکتے۔ یہ ایک ایسا احمقانہ عذر ہے جو عورتوں اور بچوں پر جنسی تشدد اور زیادتی کرنے والے اکثر اپنے جرائم کے جواز کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اس قسم کے بیان محض الفاظ نہیں بلکہ وزیر اعظم کی اپنی ذہنیت اور پاکستانی معاشرہ کی مجموعی سیاسی اور معاشرتی سطح پر تیزی سے پھیلتی ہوئی جنسیت پسندی اور بیمار ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی جانب سے اس قسم کی غیر اخلاقی اور غیر مہذب تبصرہ پہلی بار نہیں بلکہ اس کی ایک لمبی فہرست ہے۔ عمران خان نے ماضی میں بھی اکثر اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں اور سیاستدانوں کی تضحیک آمیز انداز میں نقل اتارنے، اراکین پارلیمنٹ (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

شوکت علی لوک گیتوں کے بادشاہ اور عظیم گلوکار تھے

شوکت علی کی وفات پر حلقہ ارباب ذوق برطانیہ کا تعزیتی زوم اجلاس

مانچسٹر (سپیکر نیوز) لوک گیتوں کے شہنشاہ اور پاکستان کے ممتاز گلوکار شوکت علی خان کی وفات پر ارباب ذوق برطانیہ کے زیر اہتمام تعزیتی شام منائی گئی۔ تقریب کی صدارت راچڈیل کے معروف فنکار صوفی محمد سرور چشتی نے کی جبکہ ادارہ سپیکر کے چیئرمین محبوب الٰہی بٹ مہمان خصوصی تھے۔ نظامت کے فرائض جنرل سیکرٹری روبینہ خان نے سرانجام دیئے۔ تقریب میں ڈاکٹر یونس پرواز نے تلاوت کلام پاک اور میاں محمد بخش کا عارفانہ کلام پیش کیا۔ حلقہ ارباب ذوق کے ڈپٹی چیئرپرسن ڈاکٹر طاہر جاوید بٹ نے تعزیتی اجلاس میں فنکاروں، نغمہ نگاروں کا خیر مقدم کیا اور استاد شوکت علی مرحوم کو بھرپور خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر لاہور سے مرحوم شوکت علی خان کے صاحبزادے عمران شوکت کا پیغام سنایا گیا جس میں تعزیتی شام کے انعقاد پر انجمن کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔ مہمان خصوصی محبوب الٰہی بٹ نے اپنے خطاب میں گائیکی کے فن میں مرحوم کا طویل سفر بیان کیا اور ان کی انکساری کی بیحد تعریف کی۔ انہوں نے شوکت علی کے ساتھ اپنے تعلقات اور گجرات سے شوکت علی کے تعلق کی وضاحت بھی کی اور کہا کہ شوکت علی جب بھی ملتے تو سارے بہن بھائیوں اور والدین کی خیریت کا پوچھتے۔ طاہر حفیظ نے ایک خوبصورت غزل پیش کی، لیاقت علی عہد نے ہیر وارث شاہ اور ڈاکٹر شہناز سوہنی نے ملی نغمہ پیش کیا، گلوکار آرتھر گل اور اکرم بابر نے خوبصورت پنجابی گیت پیش کئے، تعزیتی شام کے صدر محمد سرور چشتی نے مرحوم سے گہری عقیدت کا تذکرہ کیا اور ایک خوبصورت لوک گیت پیش کیا، تعزیتی شام کا اختتام حلقہ ارباب ذوق کے چیئرپرسن محمد انور کے دعائیہ کلمات کیساتھ ہوا۔

کورونا وائرس سے یورپ میں اموات کی تعداد 10 لاکھ سے تجاوز کر گئی

لندن (نعیم واعظ رنمائندہ سپیکر رکرسچن ٹائمز) یورپ میں کورونا وائرس کے باعث مرنے والوں کی تعداد دس لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے جبکہ 60 فیصد اموات صرف یورپ کے 6 ممالک میں ہوئی ہیں۔ برطانیہ میں ایک لاکھ 27 ہزار 100، اٹلی میں ایک لاکھ 14 ہزار 612، روس میں ایک لاکھ 3 ہزار 263، فرانس میں 99 ہزار 163، جرمنی میں 78 ہزار 452 اور اسپین میں 76 ہزار 525 افراد کورونا وائرس سے ہلاک ہوئے۔ برطانیہ میں کورونا کیسز کی شرح میں کمی آرہی ہے کیوں کہ ان کی ویکسینیشن مہم پورے یورپ سے آگے ہے۔ جس میں تقریباً 60 فیصد بالغ آبادی نے کورونا وائرس کی پہلی خوراک لگوائی ہے۔ برطانوی وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ اپریل (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

کورونا لاک ڈاؤن کی پابندیاں نرم ہونے سے رونقیں بحال ہوگئیں

عوام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی: سڑکوں پر ٹریفک معمول کے مطابق ہوگئی: سکول کھل گئے

مانچسٹر (نمائندہ سپیکر) انگلینڈ بھر میں کورونا لاک ڈاؤن کی پابندیاں نرم ہونے سے سڑکوں پر رونقیں بحال ہوگئیں جس پر عوام نے خوشی کا اظہار کیا ہے جبکہ ٹریفک بھی معمول کے مطابق ہوگئی۔ یاد رہے کہ سکول پہلے ہی کھل چکے ہیں جبکہ نئی پابندیاں اترنے سے تمام دکانیں کھل گئی ہیں جن میں ہیئر ڈریسر، بیوٹی سیلون، ریسٹورینٹس، پب، جم، چڑیا گھر، تھیم پارک، لائبریریاں اور کمیونٹی سینٹرز وغیرہ شامل ہیں۔ رات کو کرفیو بھی ختم ہو چکا ہے۔ ایک ہی خاندان کے افراد سیلف کیٹرنگ اکاموڈیشن ہالیڈے پر جا سکیں گے۔ انگلینڈ اور ویلز کے درمیان غیر ضروری سفر کرنا بھی ممکن ہوگا۔ شادی میں 15 اور جنازے میں 30 افراد شرکت کر سکیں گے۔ کیئر ہومز کے رہائشی سے دو وزیٹرز ملاقات کر سکیں گے۔ ڈرائیونگ کیبن اور ٹیسٹ کا آغاز 22 اپریل سے ہوگا۔ حکومت کے روڈ میپ کے مطابق تیسرے مرحلے کا آغاز 17 مئی اور چوتھے مرحلے کا آغاز 21 جون سے ہوگا۔ یاد رہے کہ وزیر اعظم بورس جانسن نے لاک ڈاؤن کے خاتمے کیلئے چار مراحل پر عمل کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ پہلے مرحلے میں اسکول کھلے اور دو مختلف گھرانوں کے چھ افراد کو گھر سے باہر ملاقات کی اجازت دی گئی تھی۔ دکانوں پر صارفین کو وائرس سے بچانے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔ گذشتہ روز پورے برطانیہ میں اس حوالے سے رونقیں لوٹ آئیں۔ رات گئے تک لوگ پبوں کے باہر بیٹھ کر ڈرنک سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

تحریک لبیک کے مظاہروں کے بعد پاکستان بھر میں سخت حفاظتی انتظامات

لاہور، راولپنڈی، ملتان، گجرات، بہاولپور، منڈی بہاؤالدین، جہلم اور بہاولنگر میں نیم فوجی دستے طلب کر لئے گئے ہیں

اسلام آباد (سپیکر نیوز) وفاقی کابینہ نے امن امان کی صورحال کے پیش نظر پنجاب کے مختلف شہروں میں میں رینجرز کی تعیناتی کی منظوری دی، لاہور، راولپنڈی، ملتان، گجرات، بہاولپور، منڈی بہاؤالدین، جہلم اور بہاولنگر میں نیم فوجی دستے طلب کر لئے گئے ہیں۔ وزیر اعظم عمران خان کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں مذہبی جماعت کے احتجاج سے پیدا صورتحال اور وزیر داخلہ کی جانب سے کئے گئے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ وزیر داخلہ شیخ رشید نے کہا ہے کہ اجلاس میں کسی کی رہائی کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ معاہدے کے مطابق تحریک لبیک کے مطالبات پارلیمنٹ میں پیش کریں گے، حکومت تحریک لبیک کے ساتھ مسلسل مذاکرات کر رہی تھی لیکن ان کی قیادت ایک طرف مذاکرات اور دوسری طرف مارچ کی تیاری جاری رکھے ہوئے تھی، تحریک لبیک کے متوقع مارچ میں شرپسند عناصر کے فائدہ اٹھانے کی اطلاعات تھیں۔ وزیر اعظم عمران خان کا کہنا تھا کہ آئندہ 24 گھنٹے اہم ہیں، امید ہے حالات بہتر ہو جائیں گے۔ دوسری جانب وزیر داخلہ شیخ رشید احمد کی زیر صدارت امن و امان کے حوالہ سے ہونے والے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ قانون توڑنے والوں سے سختی سے نمٹا جائے گا اور راستے کھلوانے کے لئے تمام اقدامات کئے جائیں گے۔ سرکاری املاک اور شہریوں کی گاڑیوں کو نقصان پہنچانے کے حوالہ سے سوشل میڈیا پر چلنے والی فوٹیج کو محفوظ کیا جائے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے اور جو کوئی قانون کو ہاتھ میں لے اس کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے۔

ممتاز ترقی پسند لیڈر آئی اے رحمان انتقال کر گئے

عوامی ورکرز پارٹی کے اجلاس میں مرحوم کی خدمات کو خراج تحسین

لیڈز (پرویز فتح رنمائندہ سپیکر) نامور ترقی پسند ادیب، صحافی اور انسانی حقوق کے علمبردار آئی اے رحمان نوے سال کی عمر میں چل بسے۔ عوامی ورکرز پارٹی برطانیہ نے مرحوم کی خدمات کو زبردست انداز میں خراج تحسین پیش کیا ہے کہ مرحوم ہمیشہ بائیں بازو کی تحریکوں اور دنیا میں مظلوم اور محکوم لوگوں کے شانہ بشانہ کھڑے رہے۔ آئی اے رحمان انسانی، شہری، معاشرتی، معاشی اور خاص طور پر اقلیتوں کی اپنے حقوق کیلئے کی جانے والی جدوجہد کے ساتھ ہمیشہ استحکام کے ساتھ کھڑے رہے۔ انہیں صحافتی قبیلے کا سردار مانا جاتا تھا اور وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ آئی اے رحمان ایک انتہائی تجربہ کار اور ترقی پسند ادیب، صحافی اور انسانی حقوق کی مہم چلانے والے سماجی و سیاسی کارکن تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی پاکستان کے مظلوم و محکوم عوام کے تحفظ کیلئے وقف کر دی۔ مساوات اور سماجی انصاف کیلئے اپنے اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ ملک میں جمہوری حقوق، جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کیلئے جدوجہد کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے رہے۔ گمشدہ افراد کی بازیابی اور طلباء حقوق کا مسئلہ ہو یا اقلیتی کمیونٹی کے خلاف ناجائز کیس ہوں وہ اپنے اصولوں پر ڈٹے رہے۔ یاد رہے کہ آئی اے رحمن نے اپنی صحافتی زندگی کا آغاز "پاکستان ٹائمز" میں بطور سب ایڈیٹر کیا جہاں ان کے ایڈیٹر فیض احمد فیض تھے۔ وہ "لیل و نہار" کی مجلس ادارت میں بھی رہے اور بعد ازاں "دی ویو پوائنٹ" کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ وہ ساری زندگی صحافی برادری کے حقوق کے لئے باضمیر، مستقل مزاجی اور اصول پسندی کی علامت بن کر رہے اور سینکڑوں صحافیوں کی تربیت و راہنمائی کی۔ وہ نظریاتی طور پر ایک مارکسسٹ اور سوشلسٹ تھے۔ وہ ایک ایسے انقلابی کارکن تھے جو حق پرستی اور نئے خیالات کو حاصل کرتے ہوئے کشمکش اور فرقہ واریت کا شکار نہیں ہوئے۔ وہ ایک انتہائی وسیع النظر شخص اور دوسروں کی باتیں سننے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے اور تقسیم کو ختم کرنے کیلئے ہمیشہ لچکدار رویہ اپناتے تھے۔ وہ ہر انسان کو اپنا سمجھتے تھے اور ذات پات، رنگ و نسل، فرقہ، مذہب کی (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

SPEAKER
Manchester/ Gujrat
ہفت روزہ سپیکر
مانچسٹر گجرات

15 April 2021

اداریہ

تحریک لبیک پر پابندی

پاکستان میں تحریک لبیک نے ایک دفعہ پھر منفی تحریک شروع کردی ہے جس نے شہریوں کی زندگی اجیرن کردی ہے۔تحریک شروع کرنے کی وجہ تو بظاہر یہ بتائی گئی ہے کہ فرانس میں ایک سکول ٹیچر نے حضور اکرمؐ کے خاکے دکھانے کی جو ناپاک حرکت کی تھی اس پر حکومت پاکستان نہ صرف فرانس کے ساتھ اپنے تعلقات مکمل طور پر منقطع کرے بلکہ پاکستان میں فرانس کے سفیر کو بھی ملک بدر کردے۔یہ مطالبہ گذشتہ سال مولوی خادم حسین رضوی مرحوم نے کئے تھے اور ان مطالبات کے حق میں دھرنا دیا تھا۔جس پر حکومت نے گو فرانس کے سفیر کو وزارت خارجہ میں طلب کر کے شدید احتجاج بھی ریکارڈ کروایا تھا۔تاہم اس کے ساتھ ہی خادم حسین رضوی کے ساتھ ایک معاہدہ بھی کیا تھا کہ حکومت پارلیمنٹ میں قانون سازی کر کے اس بارے مزید اقدامات کرے گی۔گو اس وقت تک ایک مسلمان نوجوان نے اس گستاخ رسولؐ ٹیچر کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔گو یہ اقدام درست تو قرار نہیں دیا جا سکتا لیکن اصولی طور پر اب تحریک لبیک کا کوئی مطالبہ اس حوالے سے درست نہیں ہے۔

تاہم خادم حسین رضوی کے انتقال کے بعد ان کا بیٹا سعد حسین رضوی تحریک لبیک کا سربراہ بنا ہے۔چند روز قبل سعد حسین رضوی نے الزام لگایا کہ حکومت نے خادم حسین رضوی سے کیا گیا معاہدہ پورا نہیں کیا اس لئے وہ تحریک چلائیں گے۔ساتھ ہی مختلف شہروں میں پرتشدد مظاہرے شروع ہو گئے۔ان مظاہروں کی وجہ سے آخری خبریں آنے تک پولیس افسروں سمیت پانچ افراد جاں بحق ہو چکے ہیں جبکہ ان گنت زخمی ہوئے ہیں۔مظاہرین تحریک لبیک کے سربراہ سعد حسین رضوی کی ہدایت پر پورے ملک سے فیض آباد چوک راولپنڈی میں اکٹھا ہونے کیلئے چل پڑے۔اس دوران مختلف شہروں میں سڑکیں اور راستے بند کردیئے گئے اور لوگوں کیلئے مشکلات پیدا کی گئیں۔لوگ گھروں کو نہ جاسکے اور جو گھروں میں تھے وہ گھروں سے باہر نہ نکل سکے۔ایمبولینس اور ہسپتالوں کی سروس بھی متاثر ہوئی۔کئی زخمی اور بیمار ہسپتالوں میں اس لئے نہ پہنچ سکے کہ راستے بند تھے جبکہ ہسپتالوں میں داخل کئی لوگوں کو طبی امداد نہ دی جاسکی کیونکہ یا تو سٹاف ہسپتال نہیں پہنچا یا پھر آکسیجن نہیں پہنچ سکی۔ایسے میں مظاہرین نے ڈیوٹی پر متعین پولیس افسروں پر بھی تشدد کیا اور کئی ایک کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔مظاہروں میں اس وقت تیزی آ گئی جب تحریک لبیک کے سربراہ مولوی سعد حسین رضوی کو گرفتار کر لیا گیا۔ان حالات میں حکومت بھی حرکت میں آ گئی اور وزارت داخلہ کا ایک غیر معمولی اجلاس شیخ رشید کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مظاہرین کے ساتھ سخت برتاؤ نیز تحریک لبیک پر پابندی لگانے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

ہم یہاں پاکستان کی صورتحال کو ایک طرف رکھتے ہوئے اس حوالے سے بات کریں گے کہ اگر حکومت پاکستان ایسا کوئی فیصلہ کرتی ہے جو تحریک لبیک مطالبہ کررہی ہے تو اس سے حکومت پاکستان کیلئے کیا مشکلات پیدا ہوں گی؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ پاکستان جیسا ملک ایسی کسی کارروائی کا متحمل نہیں ہوسکتا کیونکہ پاکستان کی حکومت نے فرانس سے قرضے لے رکھے ہیں۔ایسی کوئی بھی کارروائی کرنے سے فرانس پاکستان سے قرضوں کی واپسی کا مطالبہ کرسکتا ہے۔دوسری طرف لاکھوں پاکستانی فرانس کے شہری ہیں جو وہاں نہ صرف روزگار کما رہے ہیں بلکہ وہاں سے اربوں روپے سالانہ کا زرمبادلہ بھی پاکستان بھیجتے ہیں جس سے ملک پاکستان کی معیشت چل رہی ہے۔اگر ایسی صورت میں فرانس کی حکومت پاکستانیوں کو ملک بدر کردے تو پاکستان آ کر وہ کیا کریں گے؟ کیا تحریک لبیک انہیں کھلا پلا سکے گی؟

دوسری اہم بات یہ فرانس یورپی یونین اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا مستقل رکن ہے۔اگر پاکستان فرانس کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی کرتا ہے تو جواب میں فرانس بھی ان اداروں میں پاکستان کے مفادات کے خلاف کام کرسکتا ہے۔ایسے میں پاکستان جیسے ایک ترقی پذیر ملک کا کیا حال ہوگا جس کی معیشت کو چلا ہی اوورسیز پاکستانی رہے ہیں؟ سوال یہ بھی ہے کہ تحریک لبیک کے کارکن مظاہرہ تو فرانس کے خلاف کر رہے ہیں لیکن مشکلات اپنے ملک کی مسلمان آبادی کے لئے کھڑی کر رہے ہیں؟ کیا ان کو کوئی عقل سکھائے گا کہ گستاخی تو فرانس کے ایک ٹیچر نے کی جسے اسی کے ایک سٹوڈنٹ نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔اب تحریک لبیک کے لوگ یہ کارروائیاں کیوں کر رہے ہیں؟ کیوں اپنے ملک کی املاک کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور کیوں اپنے ہی شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں؟

اس مسئلہ کا یہ حل ہرگز قابل قبول نہیں جو تحریک لبیک نکالنا چاہتی ہے۔قانون کو ہاتھ میں لینا ایک جرم ہے اور حکومت اگر جرائم کے خلاف کوئی کارروائی کرتی ہے تو یہ حکومت کا فرض اولین ہے کہ اپنے شہریوں کی جان و مال کا تحفظ کرے۔اس مسئلے کا سادہ سا حل یہ ہے کہ فرانس میں 65 لاکھ مسلمان رہتے ہیں۔وہ ایک خاموش تحریک کے ذریعے فرانس کے امن پسند شہریوں کو یہ باور کروائیں کہ اس طرح کی حرکتوں سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔چنانچہ ایسا کوئی قانون بنایا جائے جس سے آئندہ ایسی حرکات نہ ہوں اور مسلمانوں کی دل آزاری نہ ہو۔ہم نہیں سمجھتے کہ اگر فرانس کے مسلمان ایسا کام کریں تو ان کی حمایت نہ پائی جائے۔یقیناً فرانس کے شہری اس کے خلاف قانون سازی کی مکمل حمائت کریں گے۔تاہم جو طریقہ تحریک لبیک نے اپنایا ہے اس سے تو پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا ہوگی جس کا شکار مولوی سعد حسین رضوی نہیں بلکہ فرانس میں رہنے والے مسلمان بنیں گے۔سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے مسلمان بچوں کے مقامی بچوں کے ساتھ تصادم ہوسکتے ہیں۔دوسرا اہم قدم اس حوالے سے یہ اٹھایا جاسکتا ہے کہ یورپی قانون میں توہین مذہب کو ایک جرم قرار دیا گیا ہے۔اگر یورپ میں رہنے والا کوئی ایک مسلمان اس معاملے کو لے کر یورپی عدالت میں جائے تو قانون کو مزید سخت بنوایا جاسکتا ہے۔

ہم تحریک لبیک اور اس جیسی دیگر تنظیموں پر پابندی لگانے کے حکومت پاکستان کے فیصلہ کو بالکل درست اور برموقع سمجھتے ہیں۔لوگوں کو آگ و خون میں نہلانا کہاں کا انصاف ہے؟ اس طرح کی حرکات کرنے والوں کو اگر آج ڈھیل دی گئی تو پھر پاکستان میں قتل و دہشت گردی کے خلاف بند باندھنا مشکل ہو جائے گا۔یہی موقع ہے جب حکومت پاکستان اپنے شہریوں کا سوچے نیز بین الاقوامی سطح پر اپنا وقار بحال کرنے کی کوشش کرے۔

مجلس ادارت

چیف ایگزیکٹو	مقبول الٰہی بٹ
چیف ایڈیٹر	محبوب الٰہی بٹ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر لندن	نعیم واعظ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر (نیوکاسل)	سیمسن جاوید
ایڈیٹر	لویزہ محبوب بٹ
مینجنگ ایڈیٹر	معیزہ محبوب بٹ

بیورو چیف

لاہور (پاکستان)	نعیم اشرف بٹ	گجرات (پاکستان)	وسیم اشرف بٹ
مانچسٹر	لیاقت علی عبد	اٹلی	جیم فے غوری
فرانس	حمید چوہدری	یارکشائر	وکٹر جان

نمائندگان

طارق محمود بھٹی	بولٹن	سرفراز تبسم	لیسٹر
راجہ عباس مصور	اولڈہم	ہما احسان	مانچسٹر (لیڈی)
غلام رسول شہزاد	راچڈیل	پرویز مسیح	مانچسٹر
مظہر چوہدری	بلیک برن	ڈاکٹر پرویز بھٹی	نیوکاسل
سلیم گل	نیلسن	جاوید عنائت	پریس فوٹوگرافر (لیسٹر)
پرویز اختر	گلاسگو		

SPEAKERS (MCR) LIMITED
321 Dickenson Road
Longsight, Manchester. M13 0NR

Tel: 0161 225 5454
Mob: 07930 573129

Office Gujrat: Hilal-e-Ahmar Building, Gulzar-e-Madina Road Gujrat. Mob: 0300-6235794

Email us: Weeklyspeaker@yahoo.co.uk
speakernewspaper@gmail.com

www.speakernewspaper.com
www.speakernews.co.uk
www.twitter.com/speakernews
www.facebook.com/speakernews

Designing by :
Graphics Inn Advertiser
Furqan Shahid
+92 300 6287596
+92 333 6287595

بلامقابلہ

تحریر: نعیم واعظ

میری والدہ محترمہ ایک استاد تھیں جبکہ میرے والد راولپنڈی میں پاک آرمی سے وابستہ تھے- اس طرح میری پیدائش روالپنڈی میں ہوئی - جب والد مرحوم کا تبادلہ راولپنڈی سے کوئٹہ میں ہوا تو میری والدہ مرحومہ نے سیالکوٹ میں واقعہ ایک چرچ میں واقعہ مشنری پرائمری سکول میں بطور ہیڈ مسٹریس خدمات سرانجام دینی شروع کر دیں- اس طرح میرا بچپن اور لڑکپن سیالکوٹ میں گزرا- ہمارا گھر جو کرائے پر تھا' سکول سے صرف پانچ منٹ کی دوری پر تھا- اس محلے میں ہمارے مالک مکان سمیت دور دور تک تمام آبادی مسلمانوں کی تھی- البتہ میرے گھر کے بائیں طرف چار گلیاں چھوڑ کر ایک مسیحی آبادی بھی موجود تھی - اس آبادی کے اکثر بچے میری والدہ کے شاگرد تھے- اسی طرح میرے محلے کے کئی مسلمان گھرانوں کے بچے بھی اس سکول میں تعلیم حاصل کرتے تھے - اس محلے کے خاص بات یہ تھی کہ یہاں ہر فرقے' مسلک اور مذہب کے لوگ آباد تھے- میری گلی میں آباد اہل تشیع' سنی' اہل حدیث وغیرہ سب مل جل کر رہتے تھے - میرے دوستوں میں آرائیں' پٹھان' مغل' کشمیری' قریشی' قصاب اور گجر وغیرہ شامل تھے- میرا اور میرے دوستوں کا ایک دوسرے کے گھروں میں آنا جانا لگا رہتا تھا- استاد ہونے کے ناطے اہل علاقہ میری والدہ کا بہت احترام کرتے تھے- بعض گھرانوں کے بچے اور بچیاں ہمارے گھر میں ٹیوشن پڑھنے بھی آتے تھے- ان میں سے بہت سے بچے مفت بھی پڑھتے تھے- دو گھروں کے ساتھ ایک معاہدہ تھا- وہ اس طرح کہ ہماری گلی میں یوسف ارائیں کے گھر ایک ماسٹر صاحب کرایہ دار تھے- نہایت شریف اور وضع دار انسان تھے- ان کی اردو کی لکھائی غضب کی تھی- غالبا خطاط بھی ہوں گے- ان کی بیٹی میری والدہ کی شاگردہ تھی اور فری ٹیوشن کے عوض ماسٹر صاحب مجھے اور میری بہن کو اردو لکھنا سکھاتے تھے - اسی طرح محلے کی مسجد کے امام مولوی عبدالرشید صاحب کے بچے میری والدہ سے پڑھتے تھے اور میں مولوی صاحب کے گھر عربی زبان سیکھنے جایا کرتا تھا - شام کے وقت روزانہ مولوی صاحب کے گھر میں محلے کے مسلمان بچوں کی اچھی خاصی تعداد قرآن شریف سیکھنے کیلئے موجود ہوتی تھی- میں بھی انہی بچوں میں بیٹھ کر سیپارہ پڑھتا تھا - خیر میں عربی زبان زیادہ تو نہ سیکھ سکا مگر میں جب اپنے بچپن اور آج کے حالات کا موازنہ کرتا ہوں تو افسوس ہوتا ہے کہ وہ دور مذہبی رواداری کے حوالے سے کس قدر بہتر تھا-

بچپن میں مجھے گھر میں کاکا کے نام سے پکارا جاتا تھا اور میرے بچپن کے دوست جن میں خاص طور پر نتھا' راجہ' رضا' خالد اور شاہد وغیرہ شامل تھے' فارغ اوقات میں خوب کھیلتے کودتے تھے- ان میں پتنگیں اڑانا' لوٹنا' کرکٹ کھیلنا اور گھومنا پھرنا شامل تھا- مجھے یاد ہے کہ اس وقت میری عمر دس یا گیارہ سال کے درمیان ہوگی جب صدر ایوب خان نے بنیادی جمہوریت کا نظام متعارف کروایا جسے بی ڈی سسٹم بھی کہا جاتا تھا- اس نظام کے تحت ہر دو یا تین گلیوں سے الیکشن کے ذریعے ایک نمائندہ منتخب کیا جاتا تھا- یہ ممبران میونسپل کارپوریشن کے وائس چیئرمین کا انتخاب کرتے تھے- میونسپل کمیٹی کا چیئرمین ہمیشہ سرکاری افسر ہوتا تھا جسے حکومت مقرر کرتی تھی اور تمام اختیارات اسی کے ہاتھ میں ہوتے تھے - تمام بلدیاتی نمائندگان اور بجٹ سب اسی کے ہاتھ میں ہوتا تھا - بعد میں 1965ء کے صدارتی الیکشن میں صدر ایوب خان کا انہی نمائندوں کے ذریعے دھاندلی کروا کر محترمہ فاطمہ جناح کو شکست دی-

خیر میری زندگی کا پہلا الیکشن جو مجھے یاد ہے وہ بھی بی ڈی ممبروں کا چناؤ تھا- زیادہ کچھ علم نہ تھا کہ ووٹ کیا ہوتا ہے اور کیسے الیکشن ہوتا ہے- بس اتنا علم تھا کہ الیکشن ہو رہا ہے- مسیحی آبادی سے میرے دوست الرک کے والد انکل باقر جیت گئے - ان کے حامیوں نے جلوس نکالا اور خوب نعرے بازی کی- اسی طرح میرے ہمسائے خالد قصاب کے دادا بھی الیکشن جیت گئے انہوں نے بھی خوب ہلہ گلہ کرتے ہوئے اپنی کامیابی کا جشن منایا- اگلے روز میرے دوست شاہد بٹ عرف شاہدو جو میرے گھر سے تین گلیاں چھوڑ کر مولوی عبدالرشید صاحب کے گھر کے ساتھ رہتا تھا نے مجھے کہا کہ چلو ہم بھی الیکشن لڑتے ہیں- میں نے ہاں کر دی- الیکشن کیلئے اگلے دن شام کا وقت طے ہوگیا- اب یہ کسی کو بھی علم نہ تھا کہ الیکشن ہوگا کیسے- میری اپنی گلی کے دوستوں کے اعلان کر دیا کہ وہ غیر جانبدار ہیں- جب کہ شاہدو کی گلی کے لڑکے اس کے ساتھ تھے- اس پر میں نے مسیحی بستی کے کچھ دوستوں سے بات کی تو انہوں نے میرا ساتھ دینے کا اعلان کر دیا-

اگلے دن دوپہر کو میں نے اپنے دوستوں کو صلاح مشورے کیلئے بلایا- شدید گرمی تھی اور لوگ اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے- ہم سب ایک دیوار کے سائے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ملحقہ گلی سے نعرے بازی کی آوازیں آنا شروع ہوگئیں- میں بھاگ کر گلی کی نکر پر پہنچا تو دیکھا کہ شاہد بٹ عرف شاہدو ایک لڑکے کے کندھوں پر سوار ہے اور تمام لڑکے نعرہ بازی کر رہے تھے کہ "کاکا عیسائی - ہائے ہائے"-- میں نے فوراً پیچھے مڑ کر اپنے ووٹروں کو دیکھا تو وہ سب رفو چکر ہو چکے تھے- میں نے چند قدم آگے بڑھ کر ان لڑکوں کو چپ کروایا کیونکہ ڈر تھا کہ اگر یہ آوازیں میرے گھر تک پہنچ گئیں تو مجھے مار پڑے گی- میں نے شاہدو سے کہا کہ کیوں شور شرابہ کر رہے ہو- مگر وہ جب باز نہ آئے تو میں نے ان سے کہا کہ "جاؤ میں الیکشن ہی نہیں لڑتا"- تو شاہدو نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ تم نے ہار تسلیم کر لی ہے- میں نے جان چھڑانے کیلئے کہا کہ ہاں میں ہار گیا ہوں اور یوں شاہد اور اس کے دوست ہائے ہائے کے نعرے لگانے کی بجائے اپنی جیت کے نعرے لگاتے ہوئے واپس پلٹ گئے اور میں کچھ دیر ان کی مدھم ہوتی ہوئی آوازوں کو سنتا رہا اور مزید بے عزتی سے بچنے کی خوشی میں واپس اپنے گھر آ گیا- یوں شاہد بٹ عرف شاہدو "بلا مقابلہ" جیت گیا اور میں اپنی بلا مقابلہ ہار پر صبر شکر کرتے ہوئے گھر کو لوٹ گیا-

رمضان المبارک میں لالچی منافع خور

تحریر: ندیم بٹ

کاروباری حضرات اپنے کاروبار سے منافع کماتے ہیں اور اچھی طرح جائز منافع کمانا چاہیے لیکن اس بات کو سمجھنے میں قاصر ہوں کہ برطانیہ کے پاکستانی نژاد بڑے تاجر ہوں یا چھوٹے، زیادہ منافع لینا اپنا حق سمجھتے ہیں- آفرین ہے ان لوگوں پر، جو مسلمان تو نہیں لیکن اصولوں اور انسانیت کو سامنے رکھتے ہوئے ناجائز منافع خوری نہیں کرتے، یہ وہی لوگ ہیں جب عید یا کسی بھی تہوار پر مارکیٹوں میں رش لگتا ہے تو یورپ کے لوگ یعنی تاجر عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ فائدہ دینے کی کوشش کرتے ہیں، اور یورپ میں تمام چیزیں بھی اچھی کوالٹی کی ملتی ہیں، پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش اور باقی کچھ ممالک میں بھی چیزیں غیر معیاری اور زیادہ منافع خوری دیکھ کر مجھے افسوس ہوتا ہے- اب روزے دار خریداری کی غرض سے جاتے ہیں تو منافع خور تیز بن جاتے ہیں اور اپنی مرضی کے ریٹ لگاتے ہیں شاید ہمارا ملک بھی باقی دنیا سے جن وجوہات سے پیچھے ہے اس میں ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے، تمام کمیونٹی کے لوگوں کو انسانیت کے تحت یہ پوری دنیا میں ہونا چاہیے، جبکہ اگر میں یورپ میں پاکستانی کمیونٹی کی بات کروں تو ہم پرچم کے سائے تلے ایک ہونے اور محبت کی وجہ سے پاکستان کی کوئی چیز آئے تو بے حد خوشی ہوتی ہے، برصغیر کے لوگوں کا حال یہاں یہ ہے کہ اپنے وطن سے آئی چیزوں کے بارے میں سوچتے تک نہیں کہ یہ غیر معیاری ہوگی بلکہ محبت سے تقسیم کرتے ہیں، پاکستان میں بڑھتی ہوئی منافع خوری نے کاروباری حضرات کو خود غرض بنا دیا، قیمت بھی اصل خرید سے زیادہ اور ملاوٹ بھی شامل، ایسے تاجروں کے خلاف فوری طور پر قانونی کاروائی ہونی چاہیے اور جرمانہ، نظر بندی جیسے اقدامات ضروری ہیں، سرکاری قیمتیں مقرر ہونی چاہیے اور جو خلاف ورزی کرے سختی سے نمٹا جانا چاہیے- ملاوٹ اور ناجائز منافع خوری کے بارے میں ہمارے مذہب اسلام میں بھی سخت ممانعت آئی ہے- اللہ رب العزت نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ

"اور تو اس (دولت) میں سے جو اللہ نے تجھے دے رکھی ہے آخرت کا گھر طلب کر، اور دنیا سے (بھی) اپنا حصہ لینا نا بھول اور تو احسان کر جیسا احسان اللہ نے تجھ سے فرمایا ہے اور ملک میں فساد انگیزی تلاش نہ کر، بیشک اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا

(سورہ القصص)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اپنا نفع لینا نہ بھول اور دنیا کے ساتھ ساتھ اخروی زندگی کا بھی خیال کیا جائے اور ناجائز منافع خوری کر کے فساد بپا کیا جائے کیونکہ ناجائز منافع خوری سے فساد بڑھتا ہے- مہنگائی بڑھ جاتی ہے اشیاء لوگوں کی پہنچ سے دور ہو جاتی ہے اور وہ مجبور ہو کر چوری ڈکیتی اور بعض مرتبہ خودسوزی تک کرتے ہیں جس سے ملک کا امن خراب ہو کر فساد بڑھتا ہے اور فسادی کو اللہ رب العزت سخت ناپسند کرتے ہیں اور روز قیامت ایسے لوگ ڈبل سزا کے مستحق ہوں گے- اول چیزوں کا بحران پیدا کر کے منافع خوری، اور دوم فساد برپا کروانے کے ملاوٹ شدہ اشیاء کھانے کی وجہ سے عوام الناس مختلف بیماریوں کا شکار ہو کر دار فانی سے رخصت ہو جاتے ہیں، تقریباً آج سے تیس سال پہلے میں بچپن میں جب پاکستان میں تھا تو اس وقت چیزیں بھی سستے داموں ملتی تھیں- رشتے داروں کو ملنے اور وقت دینے کے لیے بھی وقت ہوتا تھا، سوشل میڈیا کا طوفان نہیں تھا، وہ دور ایسا تھا کہ ہم یہ تو سنتے تھے کہ دودھ میں پانی ملایا جاتا ہے لیکن دودھ میں کیمیکل کی ملاوٹ ماضی میں نہیں' حال کا قصہ ہے- بے شک رمضان المبارک، شب برات یا کوئی بھی تہوار پاکستان سے چیزوں کی سستی ہونے کی خبر کبھی نہیں آئی، اس ماہ میں ناجائز منافع خور، جعلی اور دو نمبر اشیاء بیچنے والے اور ایک نمبر کی قیمت لے کر دو نمبر والی چیزیں دینے والے بھی متحرک نظر آتے ہیں اس کے ساتھ ملاوٹ کرنے والے بھی "عیدی لگانے" میں مصروف عمل نظر آتے ہیں- اب حکومت کیا ایکشن لیتی ہے کیا موثر اقدامات کرتی ہے، وہ عوام حکومت پر چھوڑتے ہیں-

اسلام نے ہمیں سادگی اور کفائت شعاری کا حکم دیا ہے، کفائت شعار شخص کبھی محتاج نہیں ہوتا، سادگی (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

جلیانوالہ باغ سانحہ...... برطانوی سامراج کے دامن پر سیاہ دھبا

تحریر: پرویز فتح

اس سال 13 اپریل کو جلیانوالہ باغ کے خونریز واقعہ کو 102 برس ہو جائیں گے، جو برطانوی سامراج کے برصغیر، متحدہ ہندوستان پر قبضہ اور نوآبادیاتی راج کو برقرار رکھنے کے لیے ڈھائے جانے والے جبر و استبداد، ظلم و ستم اور بربریت کے واقعات میں سے سب سے زیادہ وحشیانہ اور خونی تھا، جس میں 1500 سے زائد پرامن شہری براہ راست فائرنگ کر کے شہید کر دیئے گئے۔ یہ ہماری قومی آزادی کی تحریک کا سب سے دردناک باب ہے۔ 2018ء کے اوائل میں برطانیہ میں مقیم ساؤتھ ایشین ممالک کے ترقی پسندوں نے مل کر جلیانوالہ باغ سینٹنری کمیٹی کی بنیاد رکھی تا کہ برصغیر کی تحریک آزادی کے لیے دی گئی قربانیوں سے متعلق اپنی نئی نسل میں آگہی پیدا کی جائے اور جلیانوالہ باغ سانحہ کے شہیدوں کو انصاف دلایا جائے۔ تنظیم نے برطانوی سرکار سے اس وحشیانہ واقع پر کھلی معافی مانگنے کا مطالبہ کرتے ہوئے برطانیہ بھر میں سو سالہ تقریبات منعقد کرنے کا اعلان کر دیا۔ راقم اس تنظیم کا نائب صدر منتخب ہوا اور ہم نے آگہی پیدا کرنے کے لیے پہلے برطانیہ بھر میں دستخطی مہم شروع کی، جس میں پہلے 3 ماہ میں 60 ہزار سے زیادہ لوگوں نے حصہ لیا اور ہم نے 49 ممبران پارلیمنٹ اور 13 ہاؤس آف لارڈز کے ممبران کی حمایت حاصل کر لی نیز برطانیہ بھر میں تقریبات کا آغاز کر دیا۔ ہمارے مطالبے پر فروری اور اپریل 2019ء میں برطانوی ہاؤس آف کامنز اور ہاؤس آف لارڈز میں جلیانوالہ باغ کے خونی سانحہ پر باقاعدہ بحثیں ہوئیں۔ اس کے باوجود کہ اس وقت کی برطانوی وزیر اعظم نے اس خونی واقع پر افسوس کا اظہار کیا لیکن باقاعدہ معافی نہ مانگی۔ 13 اپریل 2019ء کو ہم نے لندن میں نیشنل کانفرنس منعقد کر کے تنظیم کو مقاصد کے حصول تک قائم رکھنے کا اعلان کر دیا اور اپنے اغراض و مقاصد میں کولونیل ہسٹری کو تعلیمی اداروں کے نصاب میں شامل کر کے باقاعدہ پڑھانے کا مطالبہ شامل کر دیا۔ کولونیل ہسٹری کے مسلے پر برطانیہ کے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی اساتذہ کی تنظیم نیشنل ایجوکیشن یونین نے بھرپور حمایت کا اعلان کر دیا۔

نوآبادیاتی نظام کا آغاز 15ویں صدی میں نئی ایجادات اور ذرائع آمد و رفت کی ترقی سے ہوا۔ 19ویں صدی کے آغاز میں دوسرے صنعتی انقلاب نے ایک نئے نوآبادیاتی دور کا آغاز کر دیا اور افریقہ، ایشیا اور مشرق وسطی کے ممالک پر بڑی تیزی سے سامراجی تسلط قائم ہونے لگا۔ اس کے برعکس نوآبادیاتی نظام اور سامراجی غلبے کے خلاف آزادی کی تحریکوں نے بھی انقلابی شکل اختیار کرنا شروع کر دی، جس نے ایک طرف تو سامراجی طاقتوں کی جانب سے کمزور ممالک کو کنٹرول کرنے اور دوسری طرف آزاد ریاستوں کے قیام کے خدوخال متعین کیے۔

انیسویں صدی میں برطانیہ میں صنعتی ترقی ہو چکی تھی۔ کپڑے کی صنعت بہت تیزی سے بڑھی تو خام مال کے لیے برصغیر ہی برطانوی سامراج کی سب سے زرخیز کالونی تھی۔ اپنی کپڑے کی صنعت کا خام مال پیدا کرنے کے لیے برطانوی سامراج نے برصغیر میں نہروں کا جال بچھایا اور ریلوے کو ملک کے دور دراز علاقوں تک پہنچا دیا، تا کہ کاٹن پیدا کر کے ریلوے نظام کے ذریعے برطانیہ تک پہنچائی جا سکے اور ان کی کپڑے کی صنعت کو فروغ مل سکے۔ بعض سامراجی کارندے اور ریاستی مشینری یہ پراپیگنڈہ کرنے لگی کہ برطانیہ ہندوستان کی ترقی کر رہا ہے، اس لیے اس کی حمایت کی جائے۔

جولائی 1914ء میں پہلی عالمی جنگ میں برطانوی سامراج بری طرح سے مشکلات میں گھر چکا تھا۔ جنگ کی تباہ کاریوں سے ہر طرف خوف اور افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ مہنگائی آسمان سے باتیں کر رہی تھی، جبکہ جنگ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے نئے نئے ٹیکس لگائے جا رہے تھے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے روزگاری نے لوگوں کا جینا دوبھر کر دیا تھا۔ ملک بھر میں سامراجی حکومت کے خلاف نفرت میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا۔ اس سب کے باوجود جنگ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے متحدہ ہندوستان نے مفلوک الحالی کے باوجود اپنی بساط سے زیادہ حصہ ڈالا اور اپنے بچوں کے منہ سے نوالے چھین کر برطانوی سرکار کو 12 کروڑ 78 لاکھ پاؤنڈز کی خطیر رقم عطیہ کی، جو آج کے دور میں ٹریلینز آف پاؤنڈز کے برابر بنتی ہے۔

جنگ کے دوران انگریز سامراج کو سپاہی نہیں مل رہے تھے، اس لیے برطانوی سامراج نے جنگ کے بعد ہندوستان میں خودمختار حکومت کے قیام کا وعدہ کر لیا۔ اس وعدہ کی لاج رکھتے ہوئے صرف پنجاب سے 3 لاکھ 60 ہزار افراد فوج میں بھرتی ہو کر ملک سے باہر گئے، جن میں سے بیشتر جنگ میں زندگی کی بازی ہار گئے۔ اسی دوران روس میں عوام نے سوشلسٹ انقلاب برپا کر دیا، جس نے دنیا بھر کی محکوم اقوام اور پسے ہوئے طبقات کو سامراجی غلامی سے نجات کی نئی راہ دکھلائی۔ دنیا بھر میں قومی آزادی کی تحریکوں میں تیزی آ گئی جس سے سامراجی ممالک بوکھلا گئے۔

نومبر 1918ء میں پہلی عالمی جنگ ختم ہو گئی تو جنگ میں فتح سے برطانوی سامراج اور اس کی مقامی حکومت کو بہت تقویت ملی، اور وہ اصلاحات نافذ کرنے کے وعدوں سے مکر گئی۔ انہوں نے

جسٹس سڈنی رولٹ کی سفارشات کا ڈھونگ رچایا اور اس کی روشنی میں انتہائی ظالمانہ اور غیر مہذب قوانین وضع کیے۔ انہوں نے فروری 1919ء میں مرکزی قانون ساز اسمبلی میں دو قانونی مسودات پیش کیے جن میں ایک انڈین کریمنل لاء اور دوسرا ایمرجنسی پاور کا بل تھا۔ قانون ساز اسمبلی میں نامزد ارکان کی اکثریت کے باعث مارچ میں ہی دونوں مسودات مختلف مراحل سے گزر کر قانون کی شکل اختیار کر گئے۔ ان قوانین کا مقصد انفرادی آزادی اور سیاسی سرگرمیوں پر ناروا پابندیاں عائد کرنا اور آزادی کی تحریک کو کچلنا تھا۔

ان قوانین کے ذریعے انتظامیہ اور پولیس کو وسیع تر اختیارات دے دیئے گئے تھے، جن کے مطابق حکومت کسی بھی شخص کو پکڑ کر بغیر مقدمہ چلائے غیر معینہ مدت کے لیے جیل میں ڈال سکتی تھی۔ ایسے اشخاص کو عدالت سے رجوع کرنے اور دادرسی کے قانونی حق سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اس کالے قانون کے تحت پریس کی آزادی پر بھرپور وار کیا گیا تھا اور انتظامیہ بغیر وجہ بتائے اخبار کا ڈکلیریشن منسوخ کرنے کی مجاز تھی۔ اخبارات کا حکومت کی لاقانونیت کے خلاف عدالت میں قانونی چارہ جوئی کا حق بھی سلب کر لیا گیا تھا۔

ان دنوں شاہی قانون ساز کونسل میں حکومت کے نامزد ارکان کی اکثریت ہوتی تھی۔ منتخب ارکان نے بل کی بہت مخالفت کی لیکن حکومت نے نامزد ارکان کے بل بوتے پر بل منظور کروا لیا اور وائسرائے نے دستخط کر دیے۔ اس کے ساتھ ہی قانون ساز کونسل کے منتخب ارکان نے استعفے دینے شروع کر دیئے جن میں محمد علی جناح اور سر سنکرن نائر قابل ذکر تھے، جبکہ نامور قومی شاعر ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے سر کا خطاب واپس کر دیا۔

حکومتی ہٹ دھرمی سے لوگ مشتعل ہو چکے تھے اور وہ صبر کرنے کو تیار نہ تھے۔ یوں ملک ہنگاموں کی لپیٹ میں آ گیا۔ حکومت بوکھلا گئی اور اس نے پہلے جنگ آزادی کے راہنما ڈاکٹر ستیہ پال اور چند روز بعد 4 اپریل 1919ء کو ڈاکٹر سیف الدین کچلو، دینا ناتھ اور آزادی کے دیگر اہم راہنماؤں کے امرتسر سے باہر جانے، تقریر کرنے یا اخباری بیان جاری کرنے پر پابندی لگا دی۔ ان حالات میں عوام برطانوی سامراج اور ان کے کارندوں کو دشمن سمجھنے لگے اور بلا لحاظ رنگ، نسل اور مذہب کے فقید المثال اشتراک عمل کا مظاہرہ کرنے لگے۔

اس وقت ہندو، مسلمان اور سکھ کی تمیز ختم ہو چکی تھی اور بھائی چارے، یگانگت اور باہمی اتحاد کی نئی لہر ہر طرف نظر آ رہی تھی۔ سامراج کی پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کی چال بری طرح ناکام ہو چکی تھی۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو، اور ڈاکٹر ستیہ پال کی قائدانہ صلاحیتوں اور سیاسی فراست سے رام نومی کے تہوار پر باہمی اتحاد کی دلکش صورت نظر آئی کہ اس روز ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں نے ایک پیالے میں پانی پیا، جلوس نکالا اور اپنے مطالبات کے حق میں نعرے بازی کی۔ اس طرح رام نومی کا مذہبی تہوار، جس میں سامراجی حکومت اور اس کے کارندے مذہبی منافرت پھیلانا چاہتے تھے، نہ صرف امن و سلامتی سے گزر گیا بلکہ اپنے پیچھے باہمی اتحاد کی ایک زبردست نئی تاریخ چھوڑ گیا۔

حکومت وقت کا خیال تھا کہ قیادت کو عوام سے جدا کر کے عوام کے جذبات کو ٹھنڈا کیا جا سکتا ہے۔ اس نقطہ نظر کے تحت انہوں نے صلاح و مشورہ کے بہانے ڈاکٹر سیف الدین کچلو اور ڈاکٹر ستیہ پال کو ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ پا بلایا اور ان سے ڈیفینس آف انڈیا رولز کے تحت امرتسر چھوڑنے کے حکم کی تعمیل کرائی، اور انہیں ایک کار میں بٹھا کر امرتسر سے باہر بھیج دیا۔ جب دونوں راہنما شام تک واپس نہ پہنچے تو لوگوں میں تشویش پیدا ہوئی اور افواہ پھیل گئی کہ قائدین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس سے زبردست اشتعال پھیل گیا اور ان کی گرفتاری کے خلاف ہنگامی جلسہ منعقد ہوا اور ایک وفد بنا کر ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کا فیصلہ ہوا۔ جلسے کے سامعین بھی وفد کے ساتھ ہی چل پڑے لیکن ولولے سے سرشار ہجوم کو گھڑ سوار فوج کے مسلح دستوں نے روک لیا۔ اچانک ایک فوجی نے گولی چلا دی، جس سے دو احتجاجی زخمی ہو گئے۔ اس سے ہجوم مشتعل ہو گیا اور اس نے قریب پڑے ڈھیر سے اینٹیں اٹھا کر فوجیوں پر پھینکنا شروع کر دیں۔ فوج نے فائرنگ کر دی جس سے 20 کے قریب شہری شہید اور بے شمار زخمی ہو گئے۔ اس خون ریز واقع کی اطلاع جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور امرتسر آتش فشاں بن گیا، پر امن شہری بپھر گئے اور بپھرے ہوئے مشتعل عوام سے کوئی غیر ملکی شہری یا املاک محفوظ نہ رہی۔ دس اپریل کی اس فائرنگ سے ہلاک ہونے والوں کی میتوں کو ٹھکانے لگانا انتظامیہ کے لیے مسئلہ بن گیا۔ حکومت نے تمام اجتماعات پر پابندی لگا دی اور جنازے کے ساتھ صرف 8 افراد کو جانے کی اجازت تھی- پندرہ منٹ کے وقفے سے ہی جنازے شہر سے گزر کر قبرستان شمشان بھومی جا سکتے تھے۔

اب جابرانہ احکامات کا عوام پر بالکل اثر نہ ہوتا تھا۔ عملاً شہر سے باہر انگریزوں کی حکومت تھی اور شہر کے اندر ہندو، مسلم راج تھا۔ امرتسر، جالندھر اور دہلی کے علاوہ قصور، لاہور، گوجرانوالہ، لائل پور، گجرات، شیخوپورہ، وزیر آباد اور دیگر شہروں سے، جو اب پاکستان کا حصہ ہیں، حکومت کے لیے دل شکن اطلاعات موصول ہو رہی تھیں اور سامراج سے نجات کی لہر دور دراز دیہاتوں تک پھیل چکی تھی۔

جلیانوالہ سانحہ سے ایک روز قبل، 12 اپریل کی رات سنت نگر، امرتسر میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں 13 اپریل کی شام کو جلیانوالہ باغ میں جلسہ کرنے کا اعلان کیا گیا۔ جنرل ڈائر فوج کا کمانڈر تھا اور اس نے امرتسر کے ابتر حالات کے پیش نظر جالندھر سے مزید فوج بلائی تھی۔ اس نے 13 اپریل کی صبح مشین گنوں اور خودکار اسلحہ سے لیس دستوں کے (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

بقیہ جات

بقیہ وزیر مذہبی امور

میں مظاہرے ہوئے ہیں جبکہ پولیس نے اب تک 2 ہزار 135 افراد کو گرفتار جن میں سے 250 افراد کے خلاف قتل اور دہشت گردی کی دفعات کے تحت مقدمات درج کر لئے گئے ہیں- وفاقی وزیر داخلہ شیخ رشید احمد نے آج ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ تحریک لبیک پر پابندی لگانے کا فیصلہ انسداد دہشت گردی کے قانون کے تحت کیا گیا ہے اور پنجاب کی صوبائی حکومت نے تنظیم پر پابندی لگانے کی سفارش کی ہے جس کے بعد اس سلسلے میں وفاقی کابینہ کو سمری بھیجی جارہی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ تحریکِ لبیک پر سیاسی حالات کی وجہ سے نہیں بلکہ تنظیم کے کردار کی وجہ سے پابندی لگائی جارہی ہے۔حکومت نے جو معاہدہ کیا تھا وہ اس پر قائم تھی لیکن 'ہماری ان کو منانے کی کوششیں ناکام ہوئیں۔ یہ فیض آباد آنا چاہتے تھے۔ ہم قرارداد اسمبلی میں اتفاق رائے سے پیش کرنا چاہتے تھے، ہماری بڑی کوششیں تھیں لیکن وہ ہر صورت فیض آباد آنا چاہتے تھے، یہ ایسا مسودہ چاہتے تھے کہ یورپ کے سارے لوگ ہی واپس چلے جائیں۔تحریکِ لبیک کا سوشل میڈیا چلانے والے افراد کو سرینڈر کر دینا چاہیے جبکہ آج ہم نے ان کو عطیات دینے والوں سے بھی باز پرس کی ہے۔قبل ازیں اسلام آباد میں بدھ کی صبح وفاقی وزیر داخلہ شیخ رشید احمد کی زیر صدارت امن و امان کی صورتحال پر اجلاس منعقد کیا گیا جس میں وفاقی وزیر مذہبی امور نور الحق قادری کے علاوہ سکریٹری داخلہ اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔اجلاس میں مذہبی جماعت کی جانب سے احتجاج کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا جہاں وزیر داخلہ نے شرکا سے کہا کہ ریاست کی رٹ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے اور اس عزم کا اظہار کیا کہ قانون ہاتھ میں لینے والوں سے سختی سے نمٹا جائے گا۔حکومت کی جانب سے تحریکِ لبیک پر پابندی کے اعلان سے قبل بدھ کو ہی کالعدم شدت پسند تنظیم تحریک طالبان پاکستان کی جانب سے اس جماعت کی حمایت کا اعلان سامنے آیا تھا۔اس بیان میں تحریکِ لبیک پاکستان کے کارکنوں کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کو نشانہ بنانے پر خراجِ تحسین پیش کرنے کے علاوہ تنظیم کو متنبہ بھی کیا گیا ہے کہ وہ حکومت اور عسکری اداروں کی باتوں پر اعتماد نہ کرے بلکہ مسلح جدوجہد کی راہ اختیار کرے۔لاہور سے نمائندہ سپیکر کے مطابق قانون نافذ کرنے والے اداروں نے مختلف علاقوں سے دھرنے ختم کر دیئے ہیں اور سڑکیں خالی کروا کے ٹریفک معمول کے مطابق شروع کر دی ہے-

بقیہ ریڈلسٹ

کر کے ٹکٹ حاصل کرنے پڑے-شرکائے مذاکرہ نے اس حوالے سے حکومت پاکستان کے رویے کی بھی شدید مذمت کی اور کہا کہ وزیر اعظم پاکستان عمران خان نے اپنے ایک بیان میں اوورسیز پاکستانیوں کو اس حوالے سے خراجِ تحسین تو پیش کیا ہے کہ انہوں نے دو بلین ڈالر پاکستان بھیجے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس معاملے میں حکومت پاکستان نے اوورسیز پاکستانیوں کیلئے کیا انتظامات کئے ہیں- بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے ساتھ پاکستان میں تیسرے درجے کے شہریوں کو سلوک کیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ اوورسیز پاکستانیوں کے بچے پاکستان سے متنفر ہوتے جا رہے ہیں- ضرورت اس امر کی ہے کہ اوورسیز پاکستانیوں کے لئے ٹھوس بنیادوں پر قانون سازی کی جائے-ایک سوال کے جواب میں شرکاء مذاکرہ نے کہا کہ حکومت کو چاہیئے تھا کہ اس موقع پر ائرلائنوں کے ساتھ مل کر کوئی حکمت عملی اپناتی جس سے مسافروں کو زیادہ ذلیل وخوار نہ ہونا پڑتا-اگر پاکستان اور برطانیہ کی حکومتیں اس معاملے میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتیں تو یقیناً اس سے مسائل میں کمی ہوتی -شرکاء مذاکرہ نے کہا کہ اس وقت تک پاکستان کے ائر پورٹوں پر صورتحال خطرناک ہو چکی ہے جس کا تدارک کئے بغیر اوورسیز پاکستانیوں کے پاکستان کے ساتھ تعلق ٹھیک نہیں رہ سکتے - جب کوئی مسافر باہر سے پاکستان جاتا ہے تو کسٹم سے لے کر قلی تک ہر شخص ان کو لوٹنے کی کوشش کرتا ہے جبکہ کئی لوگ راستے میں گینگ بنا کر اوورسیز پاکستانیوں کے پیچھے پیچھے چل پڑتے ہیں اور راستے میں انہیں لوٹ لیا جاتا ہے - سوال یہ ہے کہ اگر حکومت پاکستان کے انتظامات ناقص ہوں گے تو کون پاکستان جائے گا؟ حکومت کو اس معاملے میں کوئی واضح پالیسی اپنانا ہو گی-

بقیہ بحری جہاز ضبط

درمیان یومیہ 9 اعشاریہ 6 ارب ڈالر کی تجارت رک گئی تھی۔مصر کو ریونیو کی مد میں یومیہ 12 سے 15 ملین ڈالر کا نقصان ہوا تھا۔یاد رہے کہ دس فیصد سے زائد عالمی تجارت نہر سوئز کے راستے ہوتی ہے،نہر سوئز ایشیا اور یورپ کے درمیان مختصر ترین سمندری راستہ ہے۔

بقیہ جو بائیڈن پیغام

آسٹریا کی حکومت نے بھی مسلمانوں کو آغاز رمضان پر مبارکباد دی ہے جبکہ گذشتہ روز ہم یہ خبر دے چکے ہیں کہ برطانیہ کے وزیر اعظم بورس جانسن نے بھی رمضان کی مبارکباد پیش کی ہے-

بقیہ میانمار سزائے موت

کی بھارت میں موجودگی کی تصدیق کر دی ہے۔ بھارتی پولیس افسر کے مطابق 6 سیاستدان بھی ان تقریباً 1800 افراد میں شامل ہیں، جو فروری کے آخر سے میانمار سے فرار ہو کر بھارت پہنچے ہیں۔ واضح رہے کہ میانمار میں فوجی بغاوت کے بعد سے نہ صرف عام لوگ اور پولیس اہل کار بلکہ ارکان پارلیمان بھی فوج کے ہاتھوں گرفتاری سے بچنے کے لیے ملک سے فرار ہو رہے ہیں، جن میں سے بھارت آنے والے بیشتر افراد نے شمال مشرقی ریاست میزورم میں پناہ لے رکھی ہے۔ دوسری جانب میانمار میں انسانی حقوق گروپ اسسٹنس ایسوسی ایشن فار پولیٹیکل پرزنرز کے مطابق یکم فروری کو اقتدار پر فوج کے قبضے کے بعد کریک ڈاؤن میں 600 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔فوج نے احتجاج کے لیے اکسانے کے الزام میں ملک کی نامور شخصیات کو بھی حراست میں لیا ہے جب کہ ملک کے سب سے بڑے شہر ینگون اور جنوبی شہر داوے سمیت ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے جاری ہیں۔

بقیہ پریس کلب آف پاکستان

میں تمام ارکان کے چارسہ ماہی اجلاس بھی ذوم پر منعقد ہوئے ہیں-گذشتہ سال تنظیم نے اپنی ویب سائٹ کا پراجیکٹ بھی مکمل کیا جبکہ اندرون خانہ ذوم پر علامہ اقبالؒ کے یوم پر ایک عالمی مشاعرہ منعقد ہوا ہے-تنظیم کے ارکان نے نئے آنے والے قونصلیٹ جنرل آف پاکستان طارق وزیر کے ساتھ ملاقات بھی کی اور ان کے ساتھ برطانیہ میں پاکستانی صحافت کے حوالے سے بات چیت بھی کی-دریں اثناء تنظیم کی صدر محترمہ مقدسہ بانو نے کہا کہ وہ ارکان کی شکر گزار ہیں جنہوں نے نامساعد حالات میں بھی میرے ساتھ تعاون کیا-گو گذشتہ ایک سال میں پریس کلب آف پاکستان کی سرگرمیاں اس قدر تو نہ ہوسکیں جن کی مثالیں دی جاتی تھیں لیکن اب چونکہ کورونا کی صورتحال بہتر ہو رہی ہے اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اب تنظیم اپنے نامکمل پراجیکٹس کو مکمل کرے گی-

بقیہ عوامی ورکر پارٹی

اور نرسوں کے بارے میں غیر شائستہ اور قابل اعتراض الفاظ استعمال کئے ہیں ، انہوں نے عورت مارچ کے شرکاء پر یہ کہہ کر تنقید کی ہے کہ ہماری ثقافت کے خلاف ہیں بلکہ خواتین کارکنوں اور عورت مارچ کی منتظمین کے خلاف جھوٹے اور مسخ شدہ تصاویر اور ویڈیوز کو بنیاد بنا کر ایک منظم انداز میں چلائی جانے والی مہم اور عدالتی مقدمات کا کوئی نوٹس نہیں لیا جس کی وجہ سے کارکنوں کی جان کو شدید خطرہ پیدا ہوا۔اے ڈبلیو پی کے رہنماؤں نے کہا کہ یہ بات واضح ہے کہ وزیر اعظم اپنے انتہا پسند دائیں بازو کے حامیوں کو خوش کرنے کے لئے اپنے آپ کو ایک قدامت پسند اور مذہبی شخص کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں، جبکہ ان کو اس بات کی پرواہ نہیں کس طرح ان کے بیان سے جنسی تشدد کے شکار افراد کو مزید خطرہ لاحق ہوسکتا ہے اور انہیں خاموش کر دیا جاسکتا ہے۔خواتین کے تحفظ اور سماجی مساوات کے لحاظ سے پاکستان دنیا کے چند ایک خطرناک ترین ممالک میں شمار کیا جاتا ہے جہاں مبینہ طور پر ہر روز 10 سے زیادہ خواتین کو زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور نام نہاد غیرت کے نام پر قتل کیا جاتا ہے۔پاکستان میں بچوں کے ساتھ زیادتی جس میں ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں کا جنسی استحصال بھی شامل ہے، نے ایک وباء کی شکل اختیار کی ہے جس کے لئے ریاست اور معاشرتی ردعمل کی ضرورت ہے جو اس بیماری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہے۔عمران خان ، سڑکوں ، بازاروں اور گھروں اور کام کے جگہوں پر جنسی تشدد ، اور محنت کش خواتین اور بچوں کے استحصال کے بڑھتے ہوئے واقعات کی اصل وجوہات کو تسلیم کرنے کے بجائے ان کے زخموں پر نمک پاشی کر رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ خواتین کے حقوق اور سماجی برابری کی ضمانت ریاست کی ذمہ داری ہے۔عوام کی آواز کو دبانا بند کیا جائے۔ راہنماؤں نے اپنے بیان میں وزیر اعظم اور رجعت پسند دائیں بازو کے میڈیا سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ خواتین سے متعلق دل آزاری اور توہین آمیز کلمات کہنے اور کردار کشی کی مہم اور مظلوم کو مورد الزام ٹھہرانے پر فوری معافی مانگے۔

بقیہ کرونا وائرس لاک ڈاؤن

کے وسط تک 50 سال سے زائد عمر کے افراد کو کورونا ویکسین کی پہلی ڈوز دینے کا ہدف کامیابی سے مکمل کر لیا گیا ہے جبکہ جولائی کے اختتام تک سارے برطانیہ کے لوگوں کو ویکسین لگادی جائے گی-

بقیہ اے آئی رحمٰن کا انتقال

تفرق سے بالاتر ہو کر انسانیت کی عظمت پر یقین رکھتے تھے-وہ روزانہ اور تواتر سے پریس کیلئے لکھتے تھے - پاکستان میں انسانی حقوق کی تحریک کے علمبردار تھے اور ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی تشکیل وترقی کے پیچھے اصل معمار کا کردار ان کا ہی تھا - سات دھائیوں تک پاکستان کی صحافت قانون کی حکمرانی اور انسانی حقوق کی جدوجہد پر راج کرتے رہے-عوامی ورکرز پارٹی نارتھ برطانیہ کے صدر محبوب الٰہی بٹ' نائب صدر شفیق الزمان' لیڈز سے پرویز فتح' پروفیسر محسن ذوالفقار بریڈفورڈ سے لالہ محمد یونس' رشید فاخر' نیوکاسل سے عبدالرشید سرابہا' صغیر احمد' نذر حسین سیمی' گلاسگو سے امتیاز احمد گوہر' مانچسٹر سے ذاکر حسین' انیس قیصر زیدی' پرویز مسیح' ظاہر شاہ' ڈاکٹر آفتاب میر اور ضمیر بٹ نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں پاکستان میں قانون کی حکمرانی' جمہوری اداروں کی بحالی اور مظلوم' محکوم اور پسے ہوئے طبقات کے حقوق کی توانا آواز اور انسانی حقوق کے علمبردار آئی اے رحمان کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے اہل خانہ' دوستوں' رفیقوں اور ساتھیوں سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے-

بقیہ ندیم بٹ

معاشرہ میں آسانیاں پیدا کر کے شہریوں کی زندگی کو آسان بناتی ہے،مگر ہم صاحب حیثیت لوگوں کی نقالی میں اپنی زندگی کو خود مشکل بنا کر محتاجی اور قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں، جو چیز ہماری قوت خرید سے باہر ہے اگر ہم وقتی طور پر اس سے اجتناب برتیں تو زندگی آسان ہوسکتی ہے-سادگی اور کفائت شعاری کا اسلامی حکم رمضان میں بھی نافذ العمل ہے مگر ہم رمضان میں جانتے بوجھتے اس حکم سے سرتابی کرتے ہیں، طبیب کہتے ہیں افطاری میں یخ پانی، ٹھنڈے مشروبات، دودھ سوڈا، ڈیپ فرائی اشیاء اور زیادہ کھانا صحت کیلئے مضر ہے، جبکہ علماء کے نزدیک سحری افطاری کے دسترخوان پر غیر ضروری اشیاء سے روزے میں تقویٰ اور توکل کا عنصر ختم ہو جاتا ہے، اور روزہ نام ہی تقویٰ اور توکل کا ہے، اگر ہم پورا سال سادگی کا اہتمام کریں اور خاص طور پر ماہ رمضان میں بجائے اپنا پیٹ بھرنے کے غریب، مفلوک الحال، محروم ،یتیموں، مسکینوں، بیواؤں کے سر پر دست شفقت رکھیں اور انکی ضروریات کو پورا کرنے کی سعی کریں تو روزے کا حقیقی مقصد حاصل اور ماہ مقدس کی رحمتوں برکتوں میں ان لوگوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔روزہ پیٹ پوجا کا نام نہیں غریبوں کی خبرگیری کا نام ہے اور یہی روزہ کی اصل روح ہے۔

بقیہ پرویز فتح

ساتھ شہر کا گشت کیا تا کہ لوگوں پر دہشت تاری کی جا سکے۔عوام بے خوف وخطر باہر نکل آئے۔ 13 اپریل کو بیساکھی کی پہلی تاریخ ہوتی ہے، امرتسر میں اس روز میلے کا سماں ہوتا ہے۔اس میلے کا مرکز بھی جلیانوالہ باغ ہی ہوتا ہے اور دور دراز سے لوگ شرکت کے لیے آتے ہیں۔ 4 بجے بعد دوپہر تک جلسہ گاہ میں تل دھرنے کو جگہ نہیں بچی تھی۔ اس سانحہ میں زخمی ہونے والوں کے بقول وہاں 35 سے 40 ہزار کے قریب انسانوں کا جم غفیر تھا۔

آزادی کی بڑھتی ہوئی لہر دیکھ کر جنرل ڈائر نہتے اور پُرامن شہریوں کے خون کا پیاسہ بن چکا تھا اور وہ موقع کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ جونہی ایس پی نے اسے جلسہ شروع ہونے کی رپورٹ دی تو اس نے فوج کو جلیانوالہ باغ کی جانب کوچ کرنے کا حکم صادر کر دیا۔فوجی قافلے کے آگے آگے دو مسلح کاریں تھیں جن پر مشین گنیں نصب تھیں۔ قافلہ جلیانوالہ باغ پہنچا تو باغ کے اندر جانے کا واحد راستہ صرف 3 فٹ چوڑا تھا اور مشین گنوں والی کاریں اندر نہ جا سکیں۔ اس جلسہ کی صدارت آزادی کے مسلمان راہنما سیف الدین کچلو نے کرنا تھی لیکن اسے تو پہلے ہی گرفتار کر کے شہر سے باہر پہنچا دیا گیا تھا۔ اس لیے سیف الدین کچلو کی تصویر سٹیج پر رکھی گئی تھی۔ اس وقت شام کے پانچ بج چکے تھے اور جلسہ اپنی پوری آب وتاب سے جاری تھا۔ سارے راہنماؤں کی گفتگو کا مرکز رولیٹ ایکٹ اور تحریر وتقریر کی آزادی سلب ہونے کے خلاف مزاحمت تھا۔فوج کو دیکھ کر تھوڑی ہل چل ہوئی جو جلد ختم ہوگئی۔ چند منٹ بعد جلسہ گاہ کے اوپر فوجی طیاروں نے پرواز کی تو ایک بار پھر کھلبلی مچ گئی، لیکن جلسہ کی کاروائی جاری رہی۔مقررین کہہ رہے تھے کہ تقریر، تحریر اور اجتماع کی آزادی ہر انسان کا پیدائشی حق ہے، جس سے کسی کو محروم نہیں کیا جاسکتا۔عوام کسی ایسے قانون کو ماننے کے لیے تیار نہیں جس سے بنیادی انسانی حقوق سلب ہوتے ہوں۔ توپوں اور بندوقوں کی نمائش سے انسانی آزادی کو سلب نہیں کیا جاسکتا۔

اچانک جنرل ڈائر نے گولی چلانے کا حکم دے دیا اور پر امن اور نہتے شہریوں کو گولیوں سے بھون ڈالا۔ جوان، بچے، بوڑھے اور عورتیں اس بربریت کا شکار ہوئیں اور چیخ وپکار آسمان کو چھو رہی تھی۔ جلیانوالہ باغ کے اندر ایک بڑا کنواں تھا اور لوگ اپنی جان بچانے کے لیے اس کنویں میں کودتے رہے اور وہ کنواں انسانوں سے بھر گیا۔ جنرل ڈائر نے دس منٹ تک فائرنگ کو جاری رکھا تا وقتیکہ اسلحہ کے سارے راؤنڈ ختم ہو گئے۔ سینکڑوں بے گناہ لوگ موقع پر ہی شہید ہو گئے اور بے شمار زخمی بروقت طبی امداد نہ ملنے کی وجہ سے جان کی بازی ہار گئے۔ ان میں ہندو بھی تھے، مسلمان بھی، سکھ بھی اور عیسائی بھی، لیکن سب جیتے جاگتے انسان تھے۔ ان کا ایک ہی جرم تھا، اور وہ تھا آزادی کی خواہش، آزادی کی تمنا اور آزادی کی آرزو۔ انہوں نے آزادی کے حصول کے اعلیٰ مقصد کی خاطر اپنی جانوں کا نظرانہ پیش کر کے اپنے مقدس خون سے برصغیر کی آزادی کی راہیں متعین کر دیں۔

جنرل ڈائر اپنی سفاکی اور خونخواری پر قائم رہا اور بالکل ندامت محسوس نہ کی۔ برصغیر کے عوام کی نظر میں وہ ایک درندہ صفت انسان تھا ہی، مگر اس کے اقدام اس کے ہم وطنوں کے نزدیک بھی بے رحمانہ قتل عام تھا۔ جنرل ڈائر کے وحشیانہ اقدام پر برطانیہ میں بھی زبردست آواز اٹھی اور برطانوی رائے عامہ دو حصوں میں بٹ گئی۔ برطانوی آبادی کا بڑا حصہ اس درندگی، بربریت اور سفاکی کو برطانوی سامراج کے دامن پر بدنما داغ تصور کرنے لگا۔ اس خونریز واقع کے بعد برصغیر ایک دہکتا ہوا لاوا بن گیا، غلامی کی زنجیریں اس تپش کی تاب نہ لا سکیں اور صرف اٹھائیس برسوں میں پگھل کر گر پڑیں۔ برطانوی سامراج جو برصغیر کو سونے کی چڑیا کہتا تھا، اسے چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے جانا پڑا۔

اس کے باوجود کہ نوآبادیاتی دور اب اس طرح سے نہیں رہا، لیکن آج کے جدید دور میں بھی جلیانوالہ جیسے سانحات سامراج کی مسلط کردہ جنگوں اور ترقی پزیر ممالک پر مسلط ان کی گماشتہ حکومتوں کی طرف سے جاری ہیں۔ 1984ء میں گجرات میں قتل عام ہو، 12 مئی 2007ء کو کراچی میں قتل عام، طالبان بنانا، طالبان مکانا، سب اسی کی کڑیاں ہیں اور یہ بربریت ہمارے ملکوں پر مسلط سامراجی گماشتے، حکمران اشرفیہ، رولنگ الیٹ اور بیوروکریسی ڈھاتی ہیں، جو ہمارے ملکوں کے عوام اور وسائل پر قابض ہیں۔ نہ کوئی سیاسی حقوق، نہ معاشی حقوق، نہ تعلیم، نہ صحت، نہ روزگار اور یہ حکمران طبقات گِدھوں کی طرح ہمارے ملکوں کے عوام اور وسائل کو نوچ رہے ہیں۔

آؤ ہم سب مل کر اپنی آزادی کی تکمیل کے لیے ایک ایسی تحریک پیدا کریں جو حقیقی سماجی تبدیلی کی بنیاد بنے، جس میں ملک کا ہر شہری حقیقی طور پر آزاد، خود مختار اور خوشحال ہو۔